Regd No S. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

بدھ

۱۰ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۷۲

ایڈیٹر:- عبدالقادر بی۔اے

جلد ۶ ۲۲ وفا ہش ۱۳۳۲ - ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۵۳ء نمبر ۹۶

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

محمود آباد اسٹیٹ ۱۹ جولائی (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل شام محمود آباد سٹیٹ تشریف لائے ہیں حضور کے گلے پر نزلہ گر رہا ہے۔ اور دردِ سر کی بھی شکایت ہے

۲۰ جولائی گلے میں تکلیف ہے اور حرارت بھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

حکومت مصر نے نہر سویز کے علاقہ میں سامان رسد کی حمل و نقل کو ممنوع قرار دیدیا

قاہرہ ۲۱ جولائی۔ حکومت مصر نے لائسنس کے بغیر نہر سویز کے علاقہ میں سامان رسد کی حمل و نقل کو ممنوع قرار دے دیا ہے۔ حکومت نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ خاص اجازت کے بغیر برطانیہ سے کسی قسم کا سامان مہیا نہیں کیا جا سکتا۔ دو مہینے پہلے اسی قسم کے اقدامات کئے گئے تھے لیکن اس وقت صرف نہر سویز کے علاقہ میں برطانوی فوجوں کو سامان رسد پہنچانی ممنوع قرار دی گئی تھی لیکن موجودہ حکم کا اطلاق نہر سویز کے علاقے سے باہر دریائے نیل کے ڈیلٹا سے مشرقی جانب سینا کے علاقہ تک بھی ہوگا۔ البتہ اس حکم کا اطلاق ان سب سپاہیوں پر نہیں ہوگا۔ جو کسی قسم کی چیزیں اپنے ذاتی استعمال کے لئے لیجا رہے ہوں۔

نو ہزار آٹھ سو ٹن گیہوں لے کر امریکہ کا پہلا جہاز کراچی پہنچ گیا

کراچی ۲۱ جولائی۔ امریکی جہاز "وکٹری" امریکی گیہوں کی پہلی کھیپ لے کر آج صبح کراچی پہنچ گیا۔ اس جہاز پر ۹۸۰۰ ٹن گیہوں لدا ہوا ہے۔ کسٹم کی رسمی کارروائی کے بعد اس پر سے گیہوں اتارنے کا کام شروع ہو گیا۔ یہ گیہوں جہاز سے اتار کر ریل کے ڈبوں میں بھرا جا رہا ہے۔

برلن ۲۱ جولائی۔ روس نے مشرقی جرمنی کو کھانے پینے کی چیزیں اور خام مال خریدنے کے لئے ۲۳ کروڑ ۱۰ لاکھ روبل قرض دیئے ہیں۔

اینگلو مصری بات چیت دوبارہ شروع کرنے کے بارہ میں سرگرمیاں

قاہرہ ۲۱ جولائی۔ ۶ مئی کو برطانوی مصری بات چیت میں جو تعطل پیدا ہو گیا تھا۔ اس کو دور کرنے کے لیے اور بات چیت دوبارہ شروع کرنے کے لئے مشرق وسطیٰ میں سابق برطانوی کمانڈر انچیف لیفٹیننٹ جنرل رابرٹسن نے کل سے برطانوی ناظم الامور مسٹر رابرٹ ہینکی سے اہم ملاقاتیں کرنی شروع کر دیں۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل رابرٹسن اپنے ساتھ چند امریکی تجویزیں بھی لائے ہیں۔ اور وہ مسٹر ہینکی کو ان ہدایات سے پورے طور پر آگاہ کر رہے ہیں۔ جو واشنگٹن میں اینگلو امریکی ملاقاتوں میں شرکت کے بعد انہیں لندن سے ملی ہیں۔ برطانوی سفارت خانے سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جنرل رابرٹسن جلدی ہی مصری وزیر خارجہ ڈاکٹر محمود فوزی سے ملاقات کریں گے۔ امریکی سفیر متعینہ مصر مسٹر جیفرسن کیفری نے کل رابرٹسن سے ملاقات کی۔ اور ان سے نہر سویز کے جھگڑے کے متعلق اینگلو مصری بات چیت دوبارہ شروع کرنے کے بارہ میں بات چیت کی۔ مسٹر کیفری نے وزیر خارجہ مصر ڈاکٹر فوزی سے بھی ملاقات کی۔

لاؤس کی طرف سے آزادی کی پیشکش کا جواب

سائیگاؤں ۲۱ جولائی۔ فرانس نے لاؤس کو آزادی کی جو مزید مراعات پیش کی ہیں فرانس میں لاؤس کے ہائی کمشنر پرنس کماؤ اس کا جواب لے کر پیرس روانہ ہو گئے ہیں۔

تعلیم الاسلام کالج لاہور اور جامعہ نصرت ربوہ کے شاندار نتائج

لاہور ۲۰ جولائی۔ مکرم پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ کالج کے ایک طالب علم حمید اللہ صاحب پنجاب یونیورسٹی کے بی۔ ایس۔سی کے امتحان میں ۴۸۳ نمبر لے کر تمام یونیورسٹی میں دوم آئے ہیں۔ نیز ربوہ سے جامعہ نصرت کی پرنسپل صاحبہ بھی بذریعہ تار مطلع فرماتی ہیں۔ کہ امسال جامعہ نصرت کا انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ پچاسی (۸۵) فی صدی رہا۔ امتحان میں تیرہ طالبات شریک ہوئی تھیں۔ جن میں سے نو پاس ہو گئیں۔ ایک کمپارٹمنٹ میں آئی۔ ایک کے نتیجہ کا بعد میں اعلان کیا جائیگا۔ صرف دو (۲) طالبات فیل ہوئیں۔ اس کے بالمقابل یونیورسٹی کا نتیجہ صرف ۳۴ فی صدی ہے۔ ادارہ المصلح ہر دو اداروں کے اس شاندار نتیجہ پر ان کے پرنسپلوں اور اساتذہ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کو سندھ کا گورنر مقرر کر دیا گیا

کراچی ۲۱ جولائی۔ مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ کو سندھ کا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ آج کل فرانس میں پاکستان کے سفیر ہیں۔ ان کے عہدہ سنبھالنے کی تاریخ کا بعد میں اعلان کیا جائے گا۔

روس نے اسرائیل سے دوبارہ سفارتی تعلقات قائم کر لئے

ماسکو ۲۱ جولائی۔ ماسکو ریڈیو نے خبر دی ہے کہ سوویٹ روس کے اسرائیل سے پھر سفارتی تعلقات قائم ہو گئے ہیں۔ ۵ مہینے ہوئے تل ابیب میں روسی سفارت خانہ پر بم پھٹنے کے بعد روس نے اسرائیل سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے تھے۔ ریڈیو نے کہا ہے کہ اسرائیل نے وعدہ کیا ہے کہ وہ بم پھینکنے والوں کی تلاش جاری رکھے گا۔ اور کسی ایسے معاہدے یا فیصلے میں شریک نہ ہوگا۔ جو سوویٹ روس کے خلاف ہو۔

سیاسی کانفرنس میں مشرق بعید کے تمام مسائل پر بحث کی جانی چاہیئے

لندن ۲۱ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ برطانوی مدبرین امریکہ کے اس نظریہ سے متفق نہیں ہو سکے۔ کہ کوریا میں عارضی صلح کے بعد سیاسی کانفرنس میں صرف کوریا کے مسئلہ پر ہی بحث کی جائے۔ برطانوی مدبرین کا خیال ہے۔ کہ چین کی حیثیت اور اسکی اقوام متحدہ میں شرکت کا سوال اس کانفرنس میں ضرور اٹھایا جائے گا۔ اور ممکن ہے۔ کہ فارموسا کا معاملہ بھی زیر بحث آئے۔ اسی بنا پر برطانیہ کا یہ خیال ہے۔ کہ مشرق بعید کے تمام مسائل پر اس کانفرنس میں بحث کی جائے۔

کراچی ۲۱ جولائی۔ آج صبح مرکزی کابینہ اور صوبائی وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس ہوئی۔ اجلاس کل بھی ہوگی۔

ترکی کی بندرگاہوں میں غیر ملکی جنگی جہازوں کی آمد و رفت۔ روس کا ترکی سے احتجاج

ماسکو ۲۱ جولائی۔ روس کے نائب وزیر خارجہ نے ماسکو میں ترکی کے سفیر کو ایک مراسلہ دیا ہے۔ جس میں کہا گیا۔ کہ بحر اسود کے علاقہ میں ترکی کی بندرگاہوں میں جو غیر ملکی جنگی جہاز آ کر ٹھہرتے ہیں۔ روس ان کو تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے۔ مراسلہ میں لکھا ہے۔ کہ استنبول کی بندرگاہ میں جو امریکی جنگی جہاز آتے ہیں۔ انہیں فوجی مظاہرہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

۲ ستمبر کو عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس ہوگا۔

عمان ۲۱ جولائی۔ اردن کے دارالحکومت سے خبر آئی ہے۔ کہ عرب لیگ کے تمام ممبر اس بات پر رضامند ہو گئے ہیں۔ کہ ۲ ستمبر کو قاہرہ میں عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا جلسہ منعقد کیا جائے۔ جس میں عرب ممالک کے معاملات اور بین الاقوامی حالات پر غور کیا جائے گا۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے حکیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر اسلام کی تبلیغ کا ایک نہائت مؤثر اور کامیاب ذریعہ ہے

ہم پر اسلام کی اشاعت کی جو بھاری ذمہ واری عائد ہوتی ہے اسے ہر وقت سامنے رکھو اور تعمیر مساجد کی تحریک کو کامیاب بنانیکے لئے پوری جدوجہد کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ر جولائی ۱۹۵۳ء بمقام ناصر آباد سندھ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا
رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب

زکوٰۃ کے احکام

نازل ہوئے تو آپ نے ایک شخص کے پاس جو مالدار تھا اپنا نمائندہ روانہ کیا۔ تاکہ وہ اس سے زکوٰۃ وصول کرے۔ جب وہ نمائندہ اس شخص کے پاس پہونچا تو بجائے اسکے کہ وہ زکوٰۃ ادا کرتا اسنے کہا کیا ہمارے اپنے خرچ تھوڑے ہوتے ہیں؟ ہم پر اتنے بوجھ پڑے ہوتے ہیں اور یہ اٹھتے ہیں تو کہتے ہیں چندہ دے دو۔ زکوٰۃ دے دو۔ ان کو بندے اور زکوٰۃ لینے کی ہی پڑی رہتی ہے اور ہمارے بوجھ اور ذمہ داریوں کا خیال نہیں ہوتا۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہونچی تو آپ نے فرمایا کہ آئندہ اس شخص سے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے۔ اس شخص کے دل میں

ایک حد تک ایمان

پایا جاتا تھا جسے کو تو اسنے یہ بات کہہ دی لیکن چونکہ اسکے دل میں ایمان تھا بعد میں اسے خیال پیدا ہوا کہ میں نے غلطی کی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا حق میں نے ادا نہیں کیا چنانچہ وہ جلدی جلدی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اسنے کہا۔

یا رسول اللہ

مجھ سے غلطی ہوگئی تھی۔ میں زکوٰۃ لایا ہوں اب مجھ سے زکوٰۃ لے لی جائے۔ آپ نے فرمایا اب نہیں۔ کیونکہ ہم نے حکم دے دیا ہے کہ تم سے زکوٰۃ وصول نہ کی جائے۔ اگر وہ آجکل کے لوگوں کی طرح ہوتا تو شائد خوش ہوتا کہ چلو چھٹکارا ہوگی۔ مگر باوجود اسکے کہ وہ ضعیف الایمان تھا۔ آجکل کے ایمانداروں سے وہ زیادہ ایماندار تھا۔ چنانچہ اس انکار سے وہ خوش نہیں ہوا کہ چلو چھٹی ہوگئی۔ بلکہ اسکے دل کو صدمہ پہونچا۔ اور اسنے سمجھا کہ مجھ سے زکوٰۃ لینے سے جو انکار کیا گیا ہے یہ میرے لئے سزا ہے انعام نہیں۔ اور وہ

افسوس اور ندامت کا اظہار

کرتا رہا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوٰۃ وصول نہیں کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں پھر زکوٰۃ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مگر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول نہیں کی۔ اس سے میں بھی زکوٰۃ وصول نہیں کرسکتا۔ اور وہ روتا ہوا واپس چلا گیا۔

غرض انسان

مختلف نقطۂ نگاہ سے

اپنے حالات کو دیکھتا ہے کئی غریب لوگ ہوتے ہیں جنہیں دین کی خدمت کا موقعہ ملے تو وہ اتنے خوش ہوتے ہیں کہ یوں معلوم ہوتا ہے انہیں کوئی بہت بڑی دولت مل گئی ہے۔ اور کئی آسودہ حال لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی جان نکلتی ہے۔ اور دین کی خدمت کے لئے اپنا روپیہ خرچ کرنے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے سے وہ اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح دیوانہ کتے سے انسان بھاگتا ہے۔ یہاں سندھ میں بھی میں نے دیکھا ہے۔ کنری اور بعض دوسرے مقامات پر جو احمدی دوست موجود ہیں۔ وہ الا ماشاء اللہ قریباً سب کے سب ایسے ہیں۔ جو ہجرت سے پہلے مالی لحاظ سے مختلف قسم کی مشکلات میں مبتلا تھے۔ مگر ہجرت کے بعد ان کی مالی حالت اچھی ہوگئی۔ یا ہجرت سے پہلے ان کی کوئی تجارت نہیں تھی۔ یا اگر تجارت تھی۔ تو اس میں نقصان ہی نقصان ہوا کرتا تھا۔ مگر کنری میں آئے۔ تو انہیں دوکانیں بھی مل گئیں۔ زمینیں بھی مل گئیں۔ اور ان کی تجارتیں کامیاب طور پر چل نکلیں۔ یا اگر پہلے ان کے پاس کوئی زمین نہیں تھی۔ تو یہاں سلسلہ کی اسٹیٹس پر مزارعہ بن کر انہوں نے زمینیں خرید لیں۔ لیکن باوجود اس کے کہ یہاں کے لوگوں کی مالی حالت پہلے سے بہت زیادہ اچھی ہے۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ ان لوگوں میں دینی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کا احساس بہت کم ہے۔ مثلاً گذشتہ سال میں نے

مختلف ممالک میں مساجد

تعمیر کرنے کے لئے جماعت میں ایک تحریک کی اور میں نے کہا کہ وہ زمیندار جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہے۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زیادہ زمین ہے وہ دو آنے فی ایکڑ کے حساب سے

مسجد فنڈ میں چندہ

دیں اسیطرح وہ مزارع جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہے وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔ اسی طرح تاجروں کے متعلق میں نے کہا۔ کہ جو بڑے تاجر ہیں۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی ہیں یا کمپنیوں اور کارخانوں والے ہیں۔ وہ ہر مہینہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مسجد فنڈ میں دیا کریں اور جو چھوٹے تاجر ہیں۔ وہ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مسجد فنڈ میں دیا کریں (یہ تمام تفاصیل ۱۱ر مئی ۱۹۵۲ء کے خطبہ جمعہ میں درج ہیں جو الفضل ۳ جولائی ۱۹۵۲ء میں شائع ہوچکا ہے) لیکن جہاں تک میرا علم ہے۔ شائد ہی اس علاقہ میں سے کسی نے اس تحریک میں حصہ لیا ہو (بھی سرروڈ کے احمدی تاجروں نے لکھا ہے کہ وہ اس پر عمل کر رہے ہیں تحقیق بعد میں ہوگی) یا اگر کسی نے حصہ لیا ہے تو میرے سامنے اس کی مثال نہیں آئی۔ اوروں کو جانے دو۔ یہاں جو مالک زمیندار ہیں۔ ان کی طرف سے بھی اس تحریک میں کوئی حصہ نہیں لیا گیا جہانتک

میری ذات کا سوال

ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ اس بارہ میں مجھ پر کوئی الزام نہیں۔ کیونکہ میں نے اپنے دفتر کے انچارج کو اس طرف متواتر توجہ دلائی ہے۔ مگر باوجود اس کے حقیقت یہی ہے۔ کہ یہ چندہ میری طرف سے بھی ادا نہیں ہوا۔ (میرے اس خطبہ کے بعد میرے دفتر کے انچارج نے چندہ ادا کر دیا) اور خود انجمن کی طرف سے بھی ادا نہیں ہوا۔ اس طرح جو احمدی مزارع ہیں انہوں نے بھی اس تحریک کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ گویا جہاں تک میرا علم ہے۔ سندھ کے زمینداروں کا اس تحریک میں قریباً صفر حصہ ہے یہی حال تاجروں کا ہے۔ کنری میں بھی اور میرپور خاص اور حیدرآباد میں بھی ہمارے احمدی تاجر پائے جاتے ہیں۔ مگر انہوں نے بھی غفلت سے کام لیا ہے۔ اور اس چندہ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔ یہ چیز یا تو اس لئے پیدا ہوتی ہے۔ کہ انسان کے پاس جوں جوں پیسے آتے جاتے ہیں۔ وہ سست اور غافل ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور یا پھر اس لئے پیدا ہوتی ہے۔ کہ بعض لوگ اپنے آپ کو چودھری سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ جتنے حکم ہیں وہ دوسروں کے لئے ہیں ہمارے لئے نہیں

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کی عادت تھی۔ کہ آپ اپنے اوقات کا اکثر حصہ باہر ہی گذارتے تھے۔ یہ میری عادت نہیں۔ اور نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا کیا کرتے تھے۔ بہرحال چونکہ آپ زیادہ تر باہر ہی تشریف رکھتے تھے۔ اس لئے جب آپ کی طبیعت علیل ہوتی۔ تو چونکہ بیمار آدمی بعض دفعہ دوسروں کی موجودگی کی وجہ سے تکلیف محسوس کرتا ہے۔ اس لئے جب آپ بیٹھے بیٹھے تھک جاتے۔ تو فرماتے کہ اب لوگ چلے جائیں۔ اگر اس وقت بیس یا تیس آدمی آپ کے پاس ہوتے تو یہ بات سن کر بارہ تیرہ آدمی چلے جاتے۔ اور آٹھ دس بیٹھے رہتے۔ آپ پانچ دس منٹ انتظار فرماتے۔ اور پھر دوبارہ فرماتے۔ کہ اب لوگ چلے جائیں۔ مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔ اسی عرصہ میں دو چار اور نئے آدمی

آپ کی مجلس میں

آکر بیٹھ جاتے تھے۔ آپؓ کی یہ بات سن کر چھ سات اور چلے جاتے۔ اور چار پانچ پھر بھی بیٹھے رہتے۔ اس پر آپ پانچ دس منٹ اور انتظار فرماتے۔ اور پھر فرماتے کہ اب چودھری بھی چلے جائیں۔ یعنی میں دو دفعہ ایک بات کہہ چکا ہوں۔ مگر ہر دفعہ کہنے کے بعد کچھ لوگ بیٹھے رہتے ہیں۔ جو سمجھتے ہیں۔ کہ یہ حکم ہمارے لئے نہیں دوسروں کے لئے ہے۔ گویا وہ اپنے آپ کو چودھری سمجھتے ہیں۔ اس لئے آپ فرماتے۔ کہ اب

چودھری بھی چلے جائیں

تو کچھ لوگ دنیا میں ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو چودھری سمجھتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ تمام احکام دوسروں کے لئے ہیں۔ ان کے لئے نہیں۔ جب کہا جائے چلے جاؤ۔ تو وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ اوروں کے لئے حکم ہے۔ ہمارے لئے نہیں۔ جب کہا جائے چندہ دو۔ تو وہ سمجھتے ہیں۔ یہ دوسروں کو چندہ دینے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہمیں چندہ دینے کا حکم نہیں دیا گیا۔ جب کہا جائے۔ احمدیت پر جو اعتراضات ہوتے ہیں۔ ان کے جوابات دو۔ اور لوگوں کے بغض اور کینہ کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ تو وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ حکم بھی دوسروں کے لئے ہے۔ ہمارے لئے نہیں۔ پس اس

غفلت اور جمود کی ایک وجہ

تو یہ ہے۔ کہ بعض لوگ مغرور ہو جاتے ہیں۔ اور جتنا جتنا پیسہ انہیں ملتا جاتا ہے۔ اتنا ہی وہ اپنے آپ کو خدائی احکام سے آزاد سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ کہ جو حکم بھی دیا جائے۔ اس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ دوسروں کے لئے ہے ہمارے لئے نہیں۔

اس مسجد میں اس وقت دو اڑھائی سو آدمی موجود ہے۔ اگر مجھے پیاس لگے۔ تو معقول بات تو یہ ہوگی۔ کہ میں کسی شخص کو مخاطب کر کے کہوں۔ کہ میرے لئے پانی لاؤ۔ لیکن اگر میں کسی کو مخاطب نہیں کرتا اور صرف اتنا کہہ دیتا ہوں۔ کہ کوئی شخص پانی لائے۔ تو دو چار سو آدمیوں میں سے بعض دفعہ صرف ایک شخص اٹھے گا۔ اور بعض دفعہ ایک بھی نہیں اٹھے گا۔ اور ہر شخص یہ خیال کر لیگا۔ کہ یہ بات دوسروں سے کہی گئی ہے مجھے نہیں کہی گئی۔ گویا وہ سب اپنے آپ کو چودھری سمجھنے لگ جائیں گے اور صرف ایک شخص ایسا ہوگا۔ جو اپنے آپ کو اس حکم کا مخاطب سمجھے گا۔ اور بعض دفعہ ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوگا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں

کہ اگر خطیب ایسا فقرہ بولتا ہے۔ تو اس کا یہ منشا نہیں ہوتا۔ کہ ساری مجلس اٹھ کر چلی جائے۔ اور وہ اکیلا مسجد میں رہے۔ اور نہ اس فقرہ کو کلی طور پر صحیح قرار دیا جا سکتا ہے۔ حقیقتاً اسے کسی ایک شخص کو مخاطب کرنا چاہیئے۔ اور بجائے مبہم فقرہ استعمال کرنے کے اسے کسی معین شخص کو کہنا چاہیئے۔ کہ وہ جائے اور پانی لائے۔ لیکن اگر وہ غلطی سے ایسا نہیں کرتا۔ تو پھر اس فقرہ کا ہر شخص مخاطب ہوگا۔ اور ہر شخص کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اٹھے اور پانی لائے۔ ہاں اگر انہیں تسلی ہو جائے۔ کہ کوئی ایک شخص پانی لانے کے لئے چلا گیا ہے۔ تو پھر باقی لوگ بیٹھ سکتے ہیں۔ لیکن جب تک یہ اطمینان نہ ہو۔ ہر شخص اس حکم کا مخاطب ہوگا۔ اور ہر شخص کا فرض ہوگا۔ کہ وہ اس کے مطابق عمل کرے۔

غرض چودھریت والا احساس کہ ہم مخاطب نہیں۔ دوسرے لوگ مخاطب ہیں۔ ہمیشہ انسان کو نیکی سے محروم کر دیتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک دن مسجد میں تقریر فرما رہے تھے۔ کہ بعض لوگ آئے اور کناروں پر کھڑے ہو کر تقریر سننے لگ گئے۔ ان کے بعد جو اور لوگ آئے۔ وہ ان کھڑے ہونے والوں کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آواز پوری طرح سن نہیں سکتے تھے۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا۔ کہ بعض لوگ بعض دوسروں کو تقریر سننے سے محروم کر رہے ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ جب آپؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ تو اس سے مراد وہی لوگ تھے۔ جو آپؐ کے سامنے کھڑے تھے۔ مگر چونکہ آپ نے بلند آواز سے یہ بات کہی۔ آپ کی آواز باہر بھی پہنچ گئی۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضؓ

اس وقت تقریر سننے کے لئے آ رہے تھے۔ اور ابھی آپ مسجد کے باہر ہی تھے۔ کہ یہ آواز ان کے کانوں میں پہنچ گئی۔ جب انہوں نے سنا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرما رہے ہیں۔ کہ بیٹھ جاؤ۔ تو وہ اسی جگہ بیٹھ گئے۔ اور بچوں کی طرح گھسٹتے ہوئے انہوں نے مسجد کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ کوئی اور شخص پیچھے سے آیا۔ تو اس نے کہا۔ عبداللہؓ بن مسعودؓ۔ تم یہ کیا بچوں والی حرکت کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا ابھی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آواز میرے کانوں میں آئی تھی۔ کہ بیٹھ جاؤ۔ اس لئے میں یہیں بیٹھ گیا۔ اس نے کہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے آپ کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے تو ان لوگوں کو فرمایا ہوگا۔ جو آپ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اس لئے آپ اس حکم کے مخاطب نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہی لوگوں کو فرمایا ہے۔ کہ بیٹھ جاؤ۔ مگر زندگی کا اعتبار نہیں۔ میں نے سمجھا۔ کہ اگر اس جگہ پہنچنے سے پہلے پہلے میری جان نکل گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے کہا۔ کہ ایک حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا تم نے نہیں مانا تو میں اس کا کیا جواب دوں گا۔ اس لئے خواہ یہ حکم میرے لئے ہو یا نہ ہو۔ میں نے سمجھا کہ جب یہ آواز میرے کان میں پڑ گئی ہے۔ تو اب میرا فرض ہے۔ کہ میں اس پر عمل کروں۔

اسی طرح ایک دفعہ صحابہ رضؓ بیٹھے تھے۔ اور شراب پی رہے تھے۔ اس وقت تک ابھی شراب کی مناہی کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ کوئی شادی تھی۔ جس کی خوشی میں شرابیں پی جا رہی تھیں۔ اور گانے گائے جا رہے تھے۔ کہ اتنے میں شراب کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا

عام طریق

یہی تھا۔ کہ جب آپ پر کوئی نیا حکم نازل ہوتا۔ تو آپؐ مسجد میں تشریف لاتے۔ اور ذکر فرماتے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مجھ پر یہ وحی نازل ہوئی ہے۔ پھر جو لوگ وہاں موجود ہوتے۔ وہ آپؐ سے سن کر آگے دوسرے لوگوں میں بات پھیلا دیتے اور اس طرح سب میں مشہور ہو جاتی۔ اس دن آپ مسجد میں تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے۔ جو لوگ وہاں موجود تھے۔ وہ یہ سنتے ہی بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور ہر گلی کوچہ میں سے گذرتے یہ اعلان کرتے جاتے کہ شراب حرام ہو گئی ہے۔ جب اعلان کرنے والا اس گلی میں سے گزرا جہاں لوگ دعوت کھا رہے اور شرابیں پی رہے تھے۔ اور وہ ایک مٹکا ختم کر چکے تھے۔ اور دوسرا مٹکا شروع کرنے والے تھے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ مخمور ہو چکے تھے۔ اور بعض مخمور ہونے کے قریب تھے۔ تو اس نے وہاں بھی اعلان کیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے آج سے شراب حرام کر دی ہے۔ جب یہ آواز ان کے کانوں میں پڑی۔ تو ایک صحابیؓ نے دوسرے سے کہا۔ کہ ذرا اٹھ کر اس شخص سے پوچھو تو سہی۔ کہ کیا بات ہے۔ اور کیا واقعہ میں شراب حرام ہو گئی ہے۔ جس شخص سے یہ بات کہی گئی تھی۔ اس نے بجائے اعلان کرنے والے سے دریافت کرنے کے سونٹا اٹھایا۔ اور زور سے شراب والے مٹکے پر مار کر اسے توڑ دیا۔ اور کہا پہلے میں شراب کا مٹکا توڑوں گا۔ اور پھر اس سے پوچھوں گا۔ کہ کیا حکم ہے۔ یعنی جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام سے ایک بات بیان کی جا رہی ہے۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ پہلے اس پر عمل کریں۔ اور پھر اگر تحقیقات کرنا چاہیں۔ تو بے شک تحقیقات کریں۔

غرض زندہ قوموں کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس کے افراد کے اندر اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہو۔ ہم نے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کرنی ہے۔ اور جہاں ہم تبلیغ اسلام کریں گے۔ وہاں لازماً مساجد بھی بنانی پڑیں گی۔ اور اسلام کے نشانات بھی قائم کرنے جائیں گے۔ اور یہ کام ہماری جماعت کے افراد نے ہی کرنا ہے۔ اس لئے سب کا فرض ہے۔ کہ خواہ وہ امیر ہوں یا غریب اس ذمہ داری کی ادائیگی کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت تیار رکھیں۔ لیکن اگر ہر شخص چودھری بن جائے۔ اور یہ کہے کہ یہ کام دوسروں نے ہی کرنا ہے۔ میں نے نہیں کرنا تو یہ کام کس طرح ہوگا۔ پس اپنے اندر قربانی کا مادہ پیدا کرو۔ اور اپنی

ذمہ داریوں کا احساس

ہر وقت زندہ رکھو۔ مسلمان صرف چھ سات سو تھے۔ جب ان کی قربانیوں سے ساری دنیا گونج اٹھی تھی۔ یا کم سے کم عرب کا علاقہ گونج گیا تھا۔ اور پھر جب وہ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ہو گئے۔ تو ساری دنیا ان کی قربانیوں سے گونج اٹھی۔ تو اب تو ساٹھ کروڑ مسلمان ہے۔ لیکن دنیا پھر بھی اسلام سے ناواقف ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ آج ہر شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ اسلام کی اشاعت کی ذمہ داری دوسروں پر ہے۔ اس پر نہیں۔ لیکن جب وہ ہزاروں یا لاکھوں کی تعداد میں تھے۔ تو ہر فرد کے دل میں یہ احساس تھا۔ کہ اسلام کو میں نے ہی پھیلانا ہے

یہی حال آج ہماری جماعت کا ہے۔ ہماری جماعت کی تعداد تھوڑی ہے۔ لیکن اسلام کی اشاعت کی ذمہ داری اس نے اپنے اوپر عائد کی ہوئی ہے۔ اور اسلام کی اشاعت یا مبلغوں کے ذریعہ ہوگی۔ اور یا مساجد کے ذریعہ ہوگی۔

غیر ممالک میں مساجد

کے پاس سے جب بھی گذرنے والے گذریں گے۔ سوال کریں گے کہ یہ کیا عمارت ہے۔ اس پر لوگ انہیں بتائیں گے۔ کہ یہ مسجد ہے وہ پوچھیں گے۔ کہ مسجد کیا چیز ہوتی ہے اس پر انہیں بتایا جائے گا۔ کہ جیسے عیسائیوں میں گرجے ہوتے ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں نے اپنی عبادت کے لئے مسجدیں بنائی ہوئی ہیں۔ اور چونکہ مسجد ان کے لئے ایک بالکل نئی چیز ہوگی۔ وہ اس کے دیکھنے کی طرف مائل ہو جائیں گے۔ کیونکہ انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے۔ کہ کوئی نئی چیز آ جائے۔ تو لوگ اس کو دیکھنے کے لئے دوڑ پڑتے ہیں۔ آخر

یہ تماشا گاہیں

اور سیر گاہیں جن میں لوگوں کا ہر وقت ہجوم رہتا ہے۔ یہ کیا چیز ہیں اور کیوں۔ ان کی طرف لوگ کھچے چلے جاتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ یہ ایک نئی چیز ہوتی ہیں۔ آدمی وہی ہوتے ہیں۔ گھوڑے وہی ہوتے ہیں۔ شیر چیتے وہی ہوتے ہیں۔ لیکن سرکس آ جائے۔ تو سب لوگ اسے دیکھنے کے لئے دوڑ پڑتے ہیں۔ کیونکہ ان کے کانوں میں یہ آواز پڑتی ہے۔ کہ سرکس میں گھوڑے پر کھڑے ہو کر اسے دوڑایا جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ نئی چیز ہوتی ہے۔ اس لئے لوگ اس کے دیکھنے کے لئے دوڑ پڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ سرکس جب گاؤں میں چلے جاتے ہیں۔ تو لوگ اس کو دیکھنے کے لئے اپنے برتن تک بیچ ڈالتے ہیں۔ یا مثلاً تھیئٹر کو ہی لے لو۔ آدمی وہی ہوتے ہیں۔ مگر انہوں نے کسی کا نام ہریش چندر رکھا ہوا ہوتا ہے۔ کسی کا نام سکندر رکھا ہوا ہوتا ہے۔ کسی کا نام دارا رکھا ہوا ہوتا ہے۔ کسی کا نام بابر رکھا ہوا ہوتا ہے۔ اور وہ ایک کھیل کھیلتے ہیں۔ چونکہ یہ دیکھنے والوں کے لئے ایک نئی چیز ہوتی ہے۔ اس لئے وہ تھیئٹر دیکھنے کے لئے بیتاب ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جب مسجد کے پاس سے گذرنے والا شخص پوچھتا ہے۔ کہ

یہ کیا چیز ہے

اور اسے بتایا جاتا ہے۔ کہ یہ مسلمانوں کی مسجد ہے تو وہ حیران ہو کر دریافت کرتا ہے۔ کہ مسجد کیا ہوتی ہے۔ اس پر لوگ اسے بتاتے ہیں۔ کہ جیسے گرجا میں تم لوگ جمع ہو کر عبادت کرتے ہو۔ اسی طرح مسلمان مسجدوں میں اکٹھے ہو کر عبادت کرتے ہیں جب اسے یہ بات بتائی جاتی ہے۔ تو اس کے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ کہ مجھے دیکھنا تو چاہیئے۔ کہ مسلمان کیا کرتے ہیں۔ اور وہ اپنے دل میں سوچتا ہے۔ کہ کبھی فرصت ملی۔ تو میں مسجد کو ضرور دیکھوں گا۔ ایسے سو آدمی بھی اگر مسجد کے سامنے سے گزرتے ہیں۔ تو وہ سو کے سو اپنے دل میں یہ فیصلہ کر لیتے ہیں۔ کہ ہم فرصت ملنے پر کسی دن مسجد دیکھنے کے لئے ضرور آئیں گے۔ مگر پھر ان سو میں سے نوّے بھول جاتے ہیں۔ اور دس کو توفیق مل جاتی ہے۔ اور وہ کسی وقت مسجد دیکھنے کے لئے آ جاتے ہیں۔ وہاں امام موجود ہوتا ہے۔ وہ مسجد دیکھنے کے بعد اس سے سوال کرتے ہیں۔ کہ اسلام کیا چیز ہے۔ تم لوگ عیسائی کیوں نہیں ہو جاتے۔ اسلام میں عیسائیت سے بڑھ کر کیا بات پیش کی جاتی ہے۔ اور وہ ان باتوں کا جواب دیتا ہے۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے

کہ ان دس میں سے ایک شخص ایسا بھی نکل آتا ہے۔ جس کے دل پر زیادہ گہرا اثر پڑتا ہے اور وہ بار بار مسجد میں آتا اور امام سے ملنا شروع کر دیتا ہے۔ اور آخر وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو مسجد بھی ایک مبلغ ہے۔ جس طرح مبلغ ایک مبلغ ہے۔ پس ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ غیر ممالک میں مساجد کے قیام کی اہمیت کو سمجھے اور اس کے لئے ہر ممکن جدوجہد اور قربانی کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے۔ یورپ میں اسلام کا بہترین اشتہار مسجد ہے۔ بلکہ عیسائی ممالک کے لئے ہی نہیں ہندو ممالک کے لئے بھی اور چینی ممالک کے لئے بھی اور جاپانی ممالک کے لئے بھی

مسجد ایک عجوبہ ہے

جس طرح لوگ پرانے مقابر اور محلات دیکھنے کے لئے جاتے ہیں۔ اسی طرح وہ مسجد دیکھنے کے لئے جاتے ہیں۔ اور جب وہ جاتے ہیں۔ تو ان کا امام سے تعلق ہو جاتا ہے۔ اور تبلیغ اسلام کا رستہ کھل جاتا ہے۔ جب تک ہماری جماعت اپنے اس فرض کو نہیں سمجھتی۔ اس وقت تک اس کا یہ امید کر لینا کہ وہ

اسلام کو دنیا پر غالب کرنے میں

کامیاب ہو جائیگی غلط ہے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہوگی جیسے چھپکلی کی دم کاٹ دی جائے تو وہ دم تھوڑی دیر کے لئے تڑپ لیتی ہے۔ لیکن پھر ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے۔ ہمیں سوچنا چاہیئے۔ آیا تو ہماری غرض صرف اتنی ہی تھی۔ کہ ہم دنیا میں شور مچا دیں۔ اور اگر یہی ہماری غرض تھی۔ تو یہ کام ہم نے کر لیا ہے۔ اب ہمیں کسی مزید کام کی ضرورت نہیں۔ اور یا پھر ہماری غرض یہ تھی۔ کہ ہم دنیا میں اسلام پھیلائیں۔ اور اگر یہی ہماری غرض ہے۔ تو اس کے لئے متواتر قربانیوں اور جدوجہد اور

نیک نمونہ کی ضرورت ہے

اور ہماری تبلیغ تبھی کامیاب ہو سکتی ہے۔ جب ہمارا عملی نمونہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہو۔ اگر ہمارے اندر دیانت پائی جاتی ہے۔ اگر ہمارے اندر سچائی پائی جاتی ہے۔ اگر ہمارے اندر نیک چال چلن پایا جاتا ہے۔ اگر ہمارے اندر معاملات کی صفائی پائی جاتی ہے۔ تو ہر شخص جو ہمیں دیکھے گا۔ وہ سمجھیگا کہ اس جماعت کے ساتھ مل کر دین کی خدمت کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر ہمارا نمونہ اچھا نہیں۔ تو وہ کہے گا۔ کہ "دور کے ڈھول سہانے" باتیں تو ہم بڑی سنتے تھے۔ لیکن پاس آکر دیکھا۔ تو ہمیں معلوم ہوا۔ کہ اس کا پھل ایسا میٹھا نہیں۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ اور

چندہ مساجد کی تحریک

میں حصہ لو۔ اگر ہماری جماعت کے تمام دوست اس چندہ میں حصہ لینا شروع کر دیں۔ تو ہر سال ایک خاص رقم اس غرض کے لئے جمع ہو سکتی ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ جہاں پاکستان کی اور سب جماعتوں میں اپنی ذمہ داری کا احساس ہے۔ وہاں اس جگہ ہر شخص اپنے آپ کو چودھری سمجھتا ہے۔ اور وہ خیال کرتا ہے۔ کہ یہ تحریکات دوسروں کے لئے ہیں۔ اس کے لئے نہیں۔ اب میں اس سفر میں دیکھوں گا۔ کہ یہاں کی جماعتوں نے اس چندہ میں کس حد تک حصہ لیا ہے۔

اسٹیشنوں کے دورہ کے وقت

مالکان زمین کے متعلق بھی یہ دیکھا جائیگا۔ کہ انہوں نے اس تحریک میں کتنا حصہ لیا ہے۔ اور دوکانداروں کا بھی جائزہ لیا جائیگا۔ کہ انہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا ہے یا نہیں لیا۔ آخر وہ تجارت کرتے ہیں۔ اور اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالتے ہیں۔ وہ بتائیں۔ کہ اس عرصہ میں انہیں کوئی آمدن ہوئی ہے یا نہیں۔ کوئی نفع ہوا ہے یا نہیں۔ اور اگر ہوا ہے۔ تو انہوں نے خدا کا حق کیوں ادا نہیں کیا؟ چھوٹے تاجروں کو یہ کہا گیا تھا۔ کہ وہ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مسجد فنڈ میں دیا کریں۔

فرض کرو

ان کے ایک دن میں بیس سودے ہوتے ہیں۔ تو سات دن میں ایک سو چالیس سودے ہوئے اور چونکہ ہفتہ کے ایک دن کے ایک سودے کا منافع اس تحریک کے لئے رکھا گیا ہے اس لئے اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ انہیں اپنے نفع کا $\frac{1}{140}$ حصہ دینا پڑا۔ اور ایک سو چالیسواں حصہ دینا ہرگز کوئی ایسا بوجھ نہیں۔ جو کسی معمولی سے معمولی تاجر کے لئے بھی ناقابل برداشت ہو۔ اسی طرح وہ زمیندار جن کے پاس دس ایکڑ سے زیادہ زمین ہے۔ ان کے لئے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے چندہ دینا کوئی بڑی بات نہیں۔

دس ایکڑ سے کم زمین والوں کیلئے

صرف ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے چندہ مقرر کیا گیا ہے۔ اسی طرح مزارعین کے لئے یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو۔ وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔ اگر کوئی سولہ ایکڑ کاشت کرے۔ تو سولہ ایکڑ کے حساب سے صرف ایک روپیہ اسے ادا کرنا پڑے گا۔ اور اگر چوبیس ایکڑ کاشت کرے۔ تو ڈیڑھ روپیہ دینا پڑیگا۔ اسی طرح مالکوں میں سے اگر کسی کے پاس سو ایکڑ زمین ہے۔ تو اسے دو سو آنہ دینا پڑے گا۔ اور اگر ہزار ایکڑ زمین ہے۔ تو دو ہزار آنہ دینا پڑیگا۔ اور سو ایکڑ پر دو سو آنہ یا ہزار ایکڑ پر دو ہزار آنہ دے دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ یہ اس قسم کا ہلکا اور آسان چندہ ہے۔ کہ ہنسی خوشی سے ایک لاکھ روپیہ سالانہ چندہ جمع ہو سکتا ہے۔ مگر

اب یہ حالت ہے

کہ امریکہ میں مسجد کے لئے زمین خریدی گئی۔ تو باوجود اس کے کہ تین سال گذر گئے۔ اب تک زمین کی قیمت کا بھی چندہ نہیں ہوا۔ پچھلے سال یہ تحریک کی گئی۔ تو ۲۵ ہزار چندہ جمع ہوا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر ساری جماعت حصہ لیتی۔ تو ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ آنا چاہیئے تھا۔ ۳۵ - ۳۶ ہزار پہلے آیا ہوا تھا۔ گویا صرف ساٹھ ہزار روپیہ امریکہ کی مسجد کیلئے آیا ہے حالانکہ

دعائے مغفرت:۔ خاکسار کی چھوٹی اہلیہ مورخہ ۱۵/۷/۵۳ کو وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ چودھری برکت علی خاں صاحب وکیل المال تحریک جدید کی بڑی دختر تھیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار محمد اسماعیل خاں کا ٹھگڑھی ربوہ

ایک لاکھ چالیس ہزار کی صرف زمین تھی۔ اور تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ ابھی مسجد کی تعمیر کے لئے اُس پر اور خرچ ہوگا موجودہ رفتار کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر جماعت میں موجودہ اخلاص برابر قائم رہے۔ تو دس سال میں صرف امریکہ کی مسجد کے لئے چندہ جمع ہو سکتا ہے حالانکہ اگر سب دوست باقاعدہ چندہ دیں تو

دس سال میں تین چار مسجدیں

بن سکتی ہیں۔ اور امریکہ کی مسجد بڑی آسانی سے دو اڑھائی سال میں تیار ہو سکتی ہے۔ یہ چیز اپنی ذمہ داری کے احساس کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ جتنا جتنا کسی میں اپنی ذمہ داری کا احساس ہوتا ہے۔ اتنا ہی اُس کے اندر جوش اور قربانی کا مادہ پایا جاتا ہے۔ اگر ہمارے یہ دعوے جھوٹے ہیں۔ کہ ہم نے دنیا میں اسلام کی اشاعت کرنی ہے۔ تو ہمیں ساری دنیا سے لڑائی مول لینے کی بجائے اُن کے ساتھ مل جانا چاہیئے۔ اور جس طرح وہ مردہ ہیں۔ اسی طرح خود بھی مُردہ بن جانا چاہیئے۔ اور اگر ہمارے اندر زندگی کے آثار ہیں۔ اور ہم اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ تو پھر ہمیں یہ نہیں دیکھنا پڑیگا کہ ہمارے حالات کیا ہیں۔ اور ہم پر کس قدر بوجھ پڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ ہمیں آخر دم تک

دین کی خدمت کیلئے

اپنی ہر چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار رہنا پڑیگا اور خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ ہماری جماعت میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو ہر قسم کی قربانی کے لئے پوری بشاشت کے ساتھ تیار رہتے ہیں۔ ہماری جماعت میں

ایک غریب سقہ

تھا۔ جب بھی چندہ کی کوئی تحریک ہوتی۔ وہ فوراً آجاتا۔ اور کچھ نہ کچھ چندہ دے دیتا اس کی تنخواہ صرف تیس روپے ماہوار تھی مگر آہستہ آہستہ اُس کے چودہ پندرہ روپے چندہ میں جانے لگے۔ اور وہ ہر نئی تحریک پر اصرار کرتا کہ اس میں میرا بھی حصہ شامل کیا جائے۔ وہاں کے امیر جماعت نے مجھے لکھا کہ ہم اس کو بار بار سمجھاتے ہیں۔ کہ تمہاری مالی حالت کمزور ہے۔ تم ہر تحریک میں حصہ نہ لیا کرو۔ ہر تحریک غرباء کے لئے نہیں ہوتی مگر وہ کہتا ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ چندہ کی تحریک ہو۔ اور پھر میں اُس میں حصہ نہ لوں۔ اس لئے آپ سے کہا جاتا ہے۔ کہ آپ اسے روکیں۔ چنانچہ میں نے اُسے پیغام بھجوایا کہ آپ چندوں میں اس قدر زیادہ حصہ نہ لیا کریں۔

تب بھی جا کر وہ رُکا۔ تو ایسے لوگ ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں مگر اُن کی تعداد کم ہے۔ زیادہ تر وہی لوگ ہیں۔ جو اپنے آپ کو تو چوہدری سمجھتے ہیں۔ اور جن کو اپنی

ذمہ واریوں کا احساس

نہیں۔ وہ احمدیت میں داخل ہو گئے ہیں۔ بغیر اس کے کہ اس امر پر غور کریں کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ اور بغیر اس کے کہ اس امر پر غور کریں کہ احمدیت کی وجہ سے اُن پر کیا ذمہ داریاں ہیں۔ مگر یہ وہ لوگ نہیں۔ جن سے احمدیت ترقی کریگی۔ یہ وہ لوگ نہیں جن کے ذریعہ اسلام دنیا میں پھیلے گا۔ احمدیت اگر پھیلے گی۔ اور اسلام اگر ترقی کرے گا۔ تو اُنہی لوگوں کے ذریعہ جو سمجھتے ہیں۔ کہ جو کچھ کرنا ہے۔ ہم نے ہی کرنا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے دین کی خدمت کا کوئی کام لے رہا ہے تو

یہ ایک انعام ہے

جو ہم پر کیا جا رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اُس نے ایسے زمانہ میں ہم کو اسلام کی خدمت کے لئے چنا۔ جب کہ اسلام کمزور ہو رہا ہے۔ اور مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ گئے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو

ہمیشہ کے لئے زندہ

رکھے جائیں گے۔ اور اُن کے نام اسلام کے مجاہدین میں شمار کئے جائیں گے۔

نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۵۳ء متوجہ ہوں

مجلس مشاورت ۱۹۵۳ء منعقدہ مئی ۱۹۵۳ء میں آپ کی جماعت نے آپ کو اس غرض کیلئے منتخب کیا تھا کہ آپ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور مشاورت میں بجٹ کے موقعہ پر جماعت کی ترجمانی کریں۔ آپ نے ترجمانی کرتے ہوئے حضور کی خدمت میں بجٹ آمد کے بارہ میں یہ مشورہ دیا۔ کہ جو حصہ اس میں آپ کی جماعت کا ہے وہ ضرور پورا کیا جائیگا آج مالی سال کا تیسرا مہینہ جا رہا ہے۔ لیکن اکثر جماعتوں کا تدریجی بجٹ تین ماہ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ لہذا آپ اپنی جماعت کے افراد کو جلسہ کی صورت میں اکٹھا کر کے انہیں اس پوزیشن سے آگاہ فرمائیں۔ نیز انہیں اس پر آمادہ کریں کہ وہ اب تمام بقایاجات اس ماہ میں ادا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (نظارت بیت المال)

آپ چندہ مساجد بیرون میں کس طرح حصہ لے سکتے ہیں؟

ذیل میں دوستوں کی یاددہانی کیلئے ان مطالبات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے جو چندہ مساجد بیرون میں احباب سے حضور نے فرمائے۔ جملہ عہدیداران کرام سے درخواست ہے، کہ وہ اس کے مطابق ہر دوست سے ہر ماہ چندہ وصول کریں نیز دوستوں سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی سالانہ ترقی کے موقع پر مختلف خوشی کی تقاریب پر فصل کی آمد سے ٹھیکہ کے منافعہ سے حسب شرح رقوم خود بخود سیکرٹریان مال کے حوالے کر دیا کریں۔ خدا تعالیٰ اسی کو ان کے کاروبار کی ترقی کا ذریعہ بنا دے

(۱) ملازمین احباب کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے۔ وہ مساجد کی تعمیر کیلئے دی جائے۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو۔ تو پہلی تنخواہ ملنے پر اُس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ کیلئے دیا جائے۔

(۲) زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زائد زمین ہو۔ وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں۔

(۳) مزارع جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو دو پیسے فی ایکڑ کے حساب اور اس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

(۴) بڑے بڑے تاجر اور مثلاً منڈیوں کے آڑھتی کمپنیوں والے کارخانوں والے وغیرہ وغیرہ ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافعہ مساجد فنڈ میں ادا فرماویں۔ چھوٹے چھوٹے تاجران ہر ہفتے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافعہ مساجد فنڈ میں دیں۔

(۵) مستری۔ لوہار۔ مزدور دوست ہر مہینے کے پہلے دن کی مزدوری کا یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۶) وکلاء۔ ڈاکٹر۔ پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ وہ مساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔ علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی مساجد فنڈ میں

(۷) کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافعہ ہو اس میں سے ایک فیصدی ادا کریں۔

(۸) مختلف خوشی کی تقاریب مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر یا امتحان پاس ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور دی جائے۔

شکریۂ احباب — ایک ضروری گذارش

(از مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

"پنجاب یونیورسٹی کے میٹرک کے امتحان کے نتیجہ پر بہت سے احباب نے بذریعہ خطوط خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔ اور سکول کے عملہ کو مبارکباد دی ہے۔ میں اور میرے رفقائے کار محسوس کرتے ہیں۔ کہ احبابِ جماعت کا اپنے سکول کے اچھے نتیجہ پر خوش ہونا ایک طبعی امر ہے اس لئے ہم سب ان دوستوں کے ممنون ہیں۔ جنہوں نے اس موقعہ پر اپنے جذبات کا اظہار کر کے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ میں اس تحریر کے ذریعہ اپنی طرف سے اور سکول کے سٹاف کی طرف سے تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور محبت میں برکت دے۔ اور ہمیں حقیقی طور پر ان خوبیوں سے متمتع کرے جو وہ ہم میں اور ہمارے طلباء میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ آمین۔

اس کے ساتھ ہی میں ایک اہم امر کی طرف احباب کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں۔ بالعموم ہمارے ہاں احباب ایسے ہی بچوں کو بھیجتے ہیں۔ جنکی تعلیمی حالت کمزور ہو۔ اور کمزوروں کی اکثریت کو معیار پر لانا بہت بڑی توجہ اور محنت چاہتا ہے۔ اور جب تک خدا تعالےٰ کا خاص فضل شاملِ حال نہ ہو۔ ایسے طلباء کا اعلےٰ نمبروں پر پاس ہونا تو درکنار ان کا امتحان میں کامیاب ہونا بھی بہت مشکل ہوتا ہے۔ بہرحال ہم اپنی طرف سے پنجاب کے بہترین سکولوں کا جن میں بالعموم ہوشیار اور لائق طلباء ہی داخل کئے جاتے ہیں۔ مقابلہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال رہا تو اس دوڑ میں ہم ان سے آگے نکل جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ لیکن میں احباب سے درخواست کروں گا کہ وہ ہماری اس کوشش میں ہمارا ہاتھ بٹائیں۔ اس طرح کہ۔ جماعت کے قابل اور ہونہار بچوں کو بھی اپنے سکول میں تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دیا کریں۔ تا وہ بھی اپنے مرکزی سکول میں تعلیم حاصل کر کے سکول کے نام کو روشن کریں۔ اور آئندہ زندگی میں سلسلہ کے لئے مفید وجود ثابت ہو سکیں"۔

رسول انجینئرنگ سکول کے ضروری کوائف

اس سکول کی چار کلاسیں ہوتی ہیں (۱) اوورسیئر کلاس (۲) ڈرافٹسمین کلاس (۳) سرویئر کلاس (۴) روڈ انسپکٹر کلاس۔ اوورسیئر کلاس کا دو سال کا کورس ہے۔ اس میں میٹرک پاس فرسٹ ڈویژن ڈرائنگ اور سائنس والے طلباء لئے جاتے ہیں۔ ہر سال تقریباً ۱۷۰ طلباء داخل کئے جاتے ہیں۔ پاس ہونے پر محکمہ نہر پی ڈبلیو ڈی میں ملازمت یقینی ہے۔ ترقی پا کر گزیٹڈ افسر (ایس۔ ڈی۔ او) بن جاتے ہیں۔

ڈرافٹسمین کلاس میں بھی سائنس اور ڈرائنگ والے طلباء لئے جاتے ہیں۔ بیس طلباء کو بیس روپے ماہوار وظیفہ بھی ملتا ہے۔ جو نمبروں کے لحاظ سے اوپر کے لڑکوں کو دیا جاتا ہے۔

مزید ہدایات کے لئے حسب ذیل پتہ سے پراسپیکٹس ۱۹۵۳ء ۷۵ منگوایا جائے جس کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۴ روپے ہے۔ اس میں درخواست کا فارم بھی ہے۔ درخواستیں یکم اگست ۱۹۵۳ء تک لی جاتی ہیں۔ گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول ضلع گجرات

محکمہ ریلوے میں ملازمت

محکمہ ریلوے میں ایک اسسٹنٹ انسپکٹر۔ پانچ سب انسپکٹر واچ اینڈ وارڈ کی اسامیاں خالی ہیں۔ امیدواروں کا معیار حسب ذیل ہوگا۔

تعلیم۔ میٹرک۔ قد ۵-۷" چھاتی ۳۲½۔ ۳۳ انچ تک۔ عمر ۱۸ اور ۲۵ کے درمیان گریڈ انسپکٹر ۱۲۵ - ۱۰ - ۲۲۵ تک۔ گریڈ سب انسپکٹر ۶۰ - ۴ - ۱۰۰ - ۵ - ۱۲۰

فارم درخواست بقیمت ایک روپیہ بڑے بڑے ریلوے سٹیشنوں سے مل سکتے ہیں۔ درخواستیں ۵۳-۸-۴ تک چیف سپرنٹنڈنٹ واچ اینڈ وارڈ N.W.R. لاہور کے دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ مندرجہ ذیل کاغذات درخواستوں کے ہمراہ ہوں۔ سند تعلیم۔ چال چلن۔ پاکستانی نیشنلٹی۔ عمر کا سرٹیفکیٹ گزیٹڈ افسر کے تصدیق شدہ ہوں۔ درخواستیں مقامی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی معرفت بھیجی جائیں۔

فریضۂ زکوٰۃ

مالی سال رواں کے معطی حضرات کی دوسری فہرست!

پہلی فہرست کے شائع ہونے کے بعد مندرجہ ذیل احبابِ جماعت نے زکوٰۃ کی رقوم جو ان کے نام کے سامنے درج ہیں۔ بھجوائی ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اموال میں برکت دے۔ اور خدمتِ دین کی پہلے سے بھی زیادہ توفیق عطا فرمائے آمین۔ زکوٰۃ کی تقسیم امام وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم اور ہدایت کے ماتحت ہوتی ہے۔ اور سینکڑوں مستحقین اس سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ کسی مقامی جماعت یا فرد کو یہ حق حاصل نہیں۔ کہ وہ زکوٰۃ کی رقوم اپنے طور پر خرچ کر لے۔ بلکہ تمام رقوم امام وقت کی منظوری و ہدایت سے ہی خرچ ہو سکتی ہیں۔ لہٰذا زکوٰۃ کا روپیہ مرکزِ سلسلہ یعنی ربوہ میں بھجوایا جائے۔ تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت خرچ ہو سکے۔

پس جن احباب اور بہنوں پر زکوٰۃ واجب ہو چکی ہو۔ وہ اپنی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالےٰ ان سب احباب کو جنہوں نے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے کوشش کی ہے اپنے پاس سے اجر عظیم عطا فرمائے اور ان کے اموال میں برکت دے۔ اور دوسرے دوستوں کو بھی جن پر زکوٰۃ تو فرض ہے۔ لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے وہ اس وقت ادائیگی نہیں کر سکے اس اہم رکنِ اسلام کی ادائیگی کی توفیق بخشے آمین۔

ذیل میں ان افراد کی دوسری فہرست شائع کی جاتی ہے جنہوں نے ماہ جون ۵۳ء میں زکوٰۃ ادا کی جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ناظر بیت المال

نمبر شمار	نام معطی حضرات	رقم
(۱)	عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال جماعت سانگھڑ سندھ	ملم — ۰ — ۰
(۲)	منشی محمد شفیع صاحب سنت نگر لاہور	۱۷ — ۸ — ۰
۳	سیٹھ محمد عثمان یعقوب صاحب نیروبی افریقہ	۲۸۲ — ۱۱ — ۰
۴	ملک محمد اشرف صاحب مالیر کینٹ کراچی	۲ — ۸ — ۰
۵	اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ	۵۰ — ۰ — ۰
۶	ڈاکٹر محمد احمد صاحب چونگا بنگیال راولپنڈی	۱۰ — ۰ — ۰
۷	سلطان علی خان صاحب چاہ کھاگو وال ضلع ملتان	۳۱ — ۴ — ۰
۸	انور سلطانہ صاحبہ اہلیہ مبارک احمد صاحب پشاور شہر	۷ — ۹ — ۰
۹	اہلیہ صاحبہ حکیم انور حسین صاحب خانیوال ملتان	۵ — ۰ — ۰
۱۰	اہلیہ صاحبہ حکیم محمود احمد صاحب خانیوال ملتان	۵ — ۰ — ۰
۱۱	عنایت اللہ صاحب و میاں محمد صدیق صاحب بذریعہ شیخ محمد عبد اللہ صاحب مقرب سانگلاہل	۲۷ — ۰ — ۰
۱۲	ملک مجید احمد صاحب مبشر پسر ملک محمد الدین صاحب کراچی	۳ — ۰ — ۰
۱۳	سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب لنڈا بنگلہ ملتان	۱۵ — ۰ — ۰
۱۴	کیپٹن عمر الدین صاحب ڈیوس روڈ لاہور۔	۹۴ — ۰ — ۰
۱۵	چودھری عنایت الرحمٰن صاحب ٹنڈوالہ یار سندھ	۱۳۰ — ۰ — ۰
۱۶	عبد الستار صاحب بذریعہ عبد اللطیف صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۳ — ۰ — ۰
۱۷	عبد الواحد خان صاحب سیکرٹری مال لاہور چھاؤنی بجا صوبیدار غلام رسول صاحب لاہور کینٹ	۱۰ — ۰ — ۰
۱۸	نواب الدین صاحب بذریعہ مرزا محمد الدین صاحب خانیوال ملتان	۵ — ۱۴ — ۰
۱۹	چودھری عطاء اللہ صاحب ایم اے خانیوال ملتان	۴ — ۰ — ۰
۲۰	ڈاکٹر محمد نسیم صاحب بیرسٹر بذریعہ لطیف احمد صاحب طاہر کراچی	۲۰ — ۰ — ۰
۲۱	اہلیہ صاحبہ محمد اشفاق صاحب 〃 〃 〃 〃 〃 〃	۵۰ — ۰ — ۰
۲۲	جمعدار۔ ایچ۔ ایس احمد صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۵ — ۱ — ۰
۲۳	حافظ عبد السلام صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ	۵۰ — ۰ — ۰

سابق وزیر اعلیٰ پنجاب میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کو بھی فریق مقدمہ قرار دیدیا گیا

لاہور ۲۱ جولائی:- فسادات پنجاب کی تحقیقات کرنے والی عدالت نے آج پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز دولتانہ کی اس درخواست کو منظور کر لیا کہ انہیں بھی تحقیقات میں ایک فریق بنا لیا جائے۔ عدالت نے سابق وزیر اعلیٰ پنجاب سے پوچھا۔ کہ کیا وہ اس تحقیقات میں فریق بننا چاہتے ہیں۔ انہیں یہ بھی حکم دیا گیا تھا کہ وہ عدالت کے دائرہ اختیار کے مطابق اپنی سابقہ وزارت کی طرف سے ایک بیان داخل کریں جو عدالت میں پیش ہونے والے دوسرے بیانات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہو۔ میاں ممتاز دولتانہ نے عدالت سے یہ بھی درخواست کی ہے کہ انہیں ان بیانات کو دیکھنے کی بھی اجازت دی جائے جو مختلف جماعتوں یا افراد نے عدالت کے سامنے پیش کئے ہیں۔ اس پر عدالت نے حکم دیا کہ اگر اس قسم کے بیانات دینے والوں نے "خصوصی حق" کے لئے نہ کہا ہو۔ تو یہ بیان میاں ممتاز دولتانہ کو دیکھنے کی اجازت دی جائے۔ عدالت نے ممتاز دولتانہ کی اس درخواست پر غور کا فیصلہ ملتوی رکھا۔ کہ میاں ممتاز دولتانہ کو ان افراد یا جماعتوں کے بیانات دیکھنے کی بھی اجازت دی جائے۔ جنہوں نے "خاص حقوق" کا مطالبہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں عدالت نے پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل کو نوٹس دیدیا ہے۔ میاں ممتاز دولتانہ ۳ اگست کو عدالت کے سامنے جو تحریری بیانات داخل کرنے والے تھے۔ وہ اب انہیں اس تاریخ پر داخل کرنا نہیں پڑیگا۔ سابق وزیر اعلیٰ نے یہ بھی درخواست کی ہے۔ کہ تحریری بیان داخل کرنے سے پہلے انہیں بعض سرکاری فائلیں دیکھنے کی اجازت دی جائے۔ اس پر بھی عدالت نے ایڈووکیٹ جنرل کو نوٹس دیدیا ہے۔ تحقیقاتی عدالت نے آج فریقوں کی فہرست میں ایک اور اضافہ کیا ہے۔ اور عدالت نے غازی سراج الدین منیر کی درخواست کو تسلیم کیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا تھا۔ کہ وہ "تحریک اسلام" اور "مجاہد مسلمین" کے بانی ہیں۔ غازی سراج الدین منیر نے عدالت میں اپنا تحریری بیان بھی داخل کر دیا ہے۔ عدالت نے انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کی یہ درخواست منظور کر لی۔ کہ تحریری بیان داخل کرنے کی تاریخ یکم اگست تک بڑھا دی جائے۔ تاریخ میں دس روز کی توسیع کرنے کے لئے عبد الستار خان نیازی کی ایک درخواست بھی منظور کر لی گئی۔ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی اس درخواست کی مخالفت کی۔ کہ ان گیارہ افراد کی فائلیں جو حکومت کے قبضہ میں ہیں انہیں دکھائی جائیں۔ ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ خفیہ فائلیں ہیں۔ عدالت نے اس پر فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ اس موقع پر اس سوال کا فیصلہ کرنا غیر ضروری ہے۔

نئی درآمدی پالیسی کے تحت

بہت کم درآمدی لائسنس جاری کئے جائینگے

کراچی ۲۱ جولائی:- معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سال کے آخری چھ ماہ کی درآمدی پالیسی کا اعلان جس پر گذشتہ کئی ہفتوں سے حکومت غور و خوض کر رہی تھی۔ جلد ہی ہو جائے گا۔ اگرچہ مئی اور جون کے اعداد و شمار سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان ماہ میں پاکستان کی برآمد درآمد کے مقابلہ میں زیادہ رہی۔ مگر پھر بھی اس کے امکانات بہت کم ہیں۔ کہ درآمد کے لائسنس دیئے جائیں کیونکہ صنعتی کاموں کے لئے پہلے ہی سے لائسنس دیدیئے گئے ہیں۔ خیال ہے کہ اس مرتبہ صرف جاپان کو ہی درآمد کے لائسنس دیئے جائیں گے۔

سید ہاشم رضا نے وزارت اطلاعات و نشریات میں جوائنٹ سیکرٹری کا عہدہ سنبھال لیا

کراچی ۲۱ جولائی:- سید ہاشم رضا نے وزارت اطلاعات و نشریات میں جوائنٹ سیکرٹری کا عہدہ سنبھال لیا۔ مسٹر ایس۔ ایم اکرام جو اس سے قبل وزارت اطلاعات و نشریات میں جوائنٹ سیکرٹری تھے۔ عنقریب امریکہ کے دورے پر روانہ ہونے والے ہیں

چوہدری کلیم الدین لاہور کارپوریشن کے میئر منتخب کئے گئے

لاہور ۲۱ جولائی:- لاہور کارپوریشن کے کونسلروں کے اجلاس میں چوہدری کلیم الدین کو صرف ایک ووٹ کی اکثریت سے میئر منتخب کر لیا گیا۔ چوہدری کلیم الدین کو اپنے حریف امیدوار ہادی علی شاہ کے مقابلہ میں صرف ایک ووٹ زیادہ ملا۔ نائب میئر نوابزادہ رشید علی خان نے بھی اپنے حریف امیدوار مہر خدا بخش کو صرف ایک ووٹ سے شکست دی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیا کریں

کشمیر کا مسئلہ اس وقت دنیا کا اہم ترین مسئلہ ہے

ہالینڈ کے وزیر خارجہ کا بیان

کراچی ۲۱ جولائی:- ہالینڈ کے وزیر خارجہ ڈاکٹر لنز نے کل ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ اس وقت دنیا کا اہم مسئلہ ہے۔ اور ہندوستان و پاکستان کے درمیان ایک ناسور ہے۔ مغربی ممالک اس مسئلہ کے حل کا خیر مقدم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس مسئلہ کے حل ہونے کے امکان کی وجہ سے بہت خوشی ہوئی۔ ولندیزی وزیر خارجہ نے پاکستان کے عوام کو خراج عقیدت پیش کیا۔ کہ انہوں نے ہمت کے ساتھ اپنے مسائل کو حل کیا ہے۔ ڈاکٹر لنز نے پاکستان کی اقتصادی اور غذائی صورت حال کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے وزیر خزانہ مسٹر محمد علی اور وزیر خوراک خان عبد القیوم خان سے ملاقات کی۔ ڈاکٹر لنز آج وزیر امور کشمیر مسٹر شعیب قریشی سے ملاقات کریں گے۔ اور ٹھٹھہ کے تاریخی مقامات دیکھنے جائیں گے۔ اور رات کو ہانگ کانگ روانہ ہو جائیں گے۔

کلکتہ کی خانہ جنگی کا کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا

کلکتہ ۲۱ جولائی:- یہاں ٹراموے کے سیکنڈ کلاس کرایہ میں کمی کا مطالبہ کرنے والی کمیٹی نے حکومت کے مقرر کردہ ٹریبونل کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اعلان کیا ہے۔ کہ جب تک کمیٹی کے مطالبات پورے نہیں ہوتے تحریک جاری رہے گی۔ اور مغربی بنگال کابینہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جب تک غنڈہ گردی کا سلسلہ جاری ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کی پابندیاں جاری رہیں گی۔ اور مسلح پولیس کا گشت جاری رہے گا۔

پاکستانی انجینئر کا تیار کردہ نیا ٹیوب ویل

لاہور ۲۱ جولائی:- پنجاب کے محکمہ آبپاشی کے چیف انجینئر خواجہ عبد العزیز نے ایک نئی قسم کا ٹیوب ویل تیار کیا ہے۔ جس کا تجربہ پورہ میں دو صوبائی وزراء نے معائنہ کیا ہے۔

جبتک جمہور اسلامی اصولوں کی پابندی نہ کرینگے اسوقت تک پاکستان صحیح معنوں میں اسلامی مملکت نہیں بن سکتا

ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کی مجلس امور عالم اسلامیہ میں تقریر!

کراچی ۲۱ جولائی: ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر تعلیم نے مجلس امور عالم اسلامیہ کے مباحثہ بعنوان "اسلامی طرز زندگی کیا ہے؟" میں اپنی نجی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں اسلامی طرز زندگی کا ذکر کرتے وقت اسے ایک بندھا ٹکا فارمولا نہیں سمجھنا چاہیئے۔

ڈاکٹر قریشی نے کہا۔ کہ تحریک پاکستان کے رہنما ایک ایسا معمل قائم کرنا چاہتے تھے۔ جس میں جمہور پاکستان اس سوال کا جواب تلاش کریں کہ اسلامی طرز زندگی کیا ہے۔ وہ ہمارے لئے ایک مادی ماحول حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن ابھی پاکستان کے باشندوں کو روحانی ماحول کی تخلیق کا کام کرنا باقی ہے۔

اس لئے ہمارا یہ کہنا فراریت کی انتہا ہوگا کہ ہمارے رہنماؤں نے ہم سے اسلامی مملکت کا وعدہ کیا تھا۔ لیکن وہ مملکت کہاں ہے؟ ہمیں اس معاملہ کو بالکل واضح کر دینا چاہیئے۔ کہ اسلامی مملکت بنے گی۔ اور اسے ہمارے جمہور کو بنانا ہے۔

ڈاکٹر قریشی نے اپنی تقریر میں اسلامی تاریخ کے حوالہ سے یہ ثابت کیا کہ مسلمانوں نے ابتدائی عہد میں تمام مروجہ تہذیبوں اور ثقافتوں کی خوبیوں کو اپنا لیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ایسا ہونا بھی تھا۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیام عالمی تھا۔ اور اس کے ساتھ اس پیام کی نوعیت ابدی بھی تھی جب تک مسلمانوں کا نقطۂ نظر عالمی رہا۔ اور جب تک انہوں نے اسلام کے پیام کی آفاقی حیثیت کو نہیں بھلایا۔ اس وقت تک اسلام دنیا کا ایک زندہ اور ترقی پسند مذہب رہا۔ لیکن بعد میں اسلام کے عظیم پیام کو قانون و معاشرت کے چند بندھے ٹکے فارمولوں میں محدود کر لیا گیا۔ تاریخ اسلام پر نظر ڈالنے سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اس کے بعد سے ہماری تمام تخلیقی قوتیں سلب ہو گئیں۔ اور ہم پر انتہائی غفلت چھا گئی۔

عہد حاضر

ڈاکٹر قریشی نے عہد حاضر کے مسلمانوں کی زندگی کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو اسلامی طرز کی زندگی گذارتے ہیں اور کتنے ہیں جو ایمانداری سے زندگی کے بنیادی اصولوں کی سچی پابندی کرتے ہیں۔ جب تک ہم اپنے خیالات کا آزادی سے اظہار نہ کریں گے۔ اور جب تک ہم اپنے دلوں کو نہ ٹٹولیں گے اس وقت تک ہم اس ملک کو اسلام کے لئے ایک معمل بنانے کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ انہوں نے مسلمانان عالم کی حالت کا بھی جائزہ لیا اور کہا کہ مسلمانان عالم کی اکثریت حیرت میں ہے۔ انہیں ابھی تک یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ وہ کس راستہ ...... پر چلیں۔ مختلف ممالک کے مسلمان ایک ایسا طرز زندگی چاہتے ہیں جو قرآن شریف اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق ہو۔ لیکن انہیں ایک ایسا ضابطہ قوانین دیا جاتا ہے جس کا ان کی موجودہ زندگی پر اطلاق نہیں ہوتا۔ اس کا الزام ان ممالک کے ذہنی قائدین پر عائد ہوتا ہے۔ جو یا تو سہل پسندی کی بنا پر مغرب کی تقلید کرتے ہیں۔ یا ان پر ذہنی غفلت چھائی ہوئی ہے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لئے سینکڑوں سال تک دوسروں نے غور و فکر کیا ہے۔ اور یہ اس تمام مدت تک بخوبی کام دیتا رہا ہے۔ غالباً یہی رجحان جمہور اسلام کی غلامی کا بلاواسطہ سبب بنا ہے۔

اسلام کے بنیادی اصول

حقیقت میں اسلام کے معنی اطاعت خداوندی کے ہیں۔ گویا جب ہم خدا کی اطاعت کرتے ہیں۔ تو ہم اللہ اکبر پر ایمان لاتے اور اپنی تمام حقیر ضروریات خواہشات اور مفادات کو پس پشت ڈال دیتے ہیں۔ اگر ہم دیانتداری کی خاطر تکلیف برداشت کرنے پر رضامند نہ ہوں۔ تو ہمیں خود کو مسلمان کہنے کا حق نہیں ہے۔ کیونکہ دیانتداری ہر مذہب کی بنیاد ہے۔ اور دیانتداری کے بغیر کوئی ترقی نہیں کی جا سکتی۔

ڈاکٹر قریشی نے مذہب کے بنیادی اصولوں پر بحث کرتے ہوئے بتایا۔ کہ مذہب اور عام ضابطہ قانون کے درمیان یہ فرق ہے کہ مذہب انسانی رویہ میں وہ جذباتی رجحان پیدا کرتا ہے۔ جو کسی اخلاقی ضابطہ پر عمل کو ایک خوشگوار پسندیدہ اور عمدہ عمل بنا دیتا ہے۔ مذہب بذات خود ایک جذبہ ہی کا نام ہے لیکن جذبہ بھی گمراہ ہو سکتا ہے۔ مذہبی جذبہ کی گمراہی ملائیت کا سبب بن سکتی ہے۔ جو مذہب کی روح کو فنا کر دیتی ہے اور اسے بے جان بنا دیتی ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی کی بنیاد خدا پر ایمان کے بنیادی تصور اور رسول کریمؐ کے پیام پر رکھیں۔ تو ہم لازمی طور پر چند مستقل قدروں پر بھی عقیدہ رکھیں گے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کا اطلاق آج کل کی ضروریات کے مطابق کرنا ہوگا۔ اس بیسویں صدی میں جب مادی ماحول بدل چکا ہے۔ اسلام کے بتائے ہوئے اصولوں پر اس لحاظ سے عمل کرنا ہے کہ اس دنیا میں مسلمانوں کو کیا جگہ پیدا کرنی چاہیئے۔ اسلامی مملکت کا ذکر کرتے وقت لوگ یہ سوچتے ہیں۔ کہ "الاحکام السلطانیۃ" کے بتائے ہوئے نظام کی پوری نقل کی جائے تو پاکستان میں اسلامی مملکت قائم ہو جائے گی ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ کتاب عباسیوں کے عہد کے حالات میں لکھی گئی تھی۔ اور یہ کہ ہر ماہر قانون کی تصنیف پر اس کے ماحول کا لازمی اثر ہوتا ہے۔ ہمیں خدا کے لئے اس قطعی روایتی انداز میں سوچنا ترک کر دینا چاہیئے

پاکستان کیلئے جاپانی فولاد

ٹوکیو ۲۱ جولائی۔ جاپان کی ایک فولاد کی کمپنی کیاوا ساکی آئرن اینڈ سٹیل کمپنی نے پاکستان کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں۔ جس کے بموجب کمپنی پاکستان کو دو ہزار پانچ سو ٹن فولاد مہیا کرے گی۔

امریکی ماہرین کو مصر کے خفیہ امور سے مطلع نہ کیا جائے

مصری آڈٹ کمیٹی کی سفارش

قاہرہ ۲۱ جولائی: مصر کے آزاد اخبار الاخبار نے خبر دی ہے۔ مصری آڈٹ کمیٹی نے اپنی ایک رپورٹ میں جو عنقریب حکومت کو پیش کر دی جائے گی۔ حکومت مصر سے یہ کہا ہے کہ امریکہ کے چار نکاتی پروگرام کے تحت امریکی ماہروں کو مصر کے مالی اقتصادی اور معاشرتی معاملات سے تعلق رکھنے والے خفیہ امور کے معلوم کرنے کی اجازت نہ دی جائے الاخبار نے لکھا ہے۔ کہ مئی ۱۹۵۱ء میں اس سلسلہ میں حکومت امریکہ سے جو معاہدہ ہوا تھا اس میں امریکی ماہروں ۴۳

۴۳ کو مصر کے مالی۔ اقتصادی اور معاشرتی معاملات سے تعلق رکھنے والے خفیہ امور معلوم کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

ٹرکی میں امریکہ کے نئے سفیر!

واشنگٹن ۲۱ جولائی: صدر آئزن ہاور نے مسٹر ایورا ایم وارن کو ترکی میں امریکہ کا سفیر مقرر کیا ہے۔ مسٹر وارن ترکی کے لئے امریکی امدادی مشن کے صدر بھی ہوں گے باسٹھ سالہ مسٹر وارن کو مسٹر جارج میگگھی کی جگہ سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ جنہوں نے حال ہی میں اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے آپ سنہ ۱۹۲۰ء سے سفارتی حلقوں پر کام کر رہے ہیں۔ وہ پاکستان میں امریکہ کے سب سے پہلے سفیر تھے۔

اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کے رابطہ افسروں میں پانچ بار ملاقات

پن من جوم ۲۱ جولائی۔ اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کے رابطہ افسروں نے صلح کی تفصیلات طے کرنے کے لئے کل پن من جوم میں پانچ بار ملاقات کی۔ جانبین کے رابطہ افسروں نے بھی دو بار ملاقات کی۔ دریں اثناء کمیونسٹ دستے ایک بڑی عمارت بنانے میں مصروف ہیں۔ جہاں صلح کے معاہدہ پر دستخط کئے جائیں گے۔ پیکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ پولینڈ اور چیکوسلواکیہ کے نمائندے کوریا میں جنگی قیدیوں کی نگرانی کرنے والے کمیشن میں شمولیت کے لئے شمالی کوریا اور چینی حکومت کی درخواست پر پیکنگ پہنچ گئے ہیں۔

— جکارتہ ۲۱ جولائی: انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے پی۔ آئی۔ آر پارٹی کے لیڈر رونگ سون کو انڈونیشیا میں نئی حکومت بنانے کو کہا ہے۔ یہ انڈونیشیا کی تیسری بڑی پارٹی ہے۔